پیغمبر امن ﷺ

1- تعارف

ریاست مدینہ سے بڑھ کر مثالی امن دنیا کی تاریخ میں نہیں اور نہیں ملتا۔ اللہ تعالیٰ خود اس پر گواہ ہے: "ہم نے آپ کو عالمین کے لئے سراسر رحمت بنا کر بھیجا ہے۔" آپ سے پہلے کا عرب جس بدامنی کا شکار تھا اس کی وجوہات واضح نظر ہیں، دولت کا ارتکاز، قوم پرستی، مذہبی جبر، تعصب اور عدم رواداری نے ہر سطح پر انسانوں کو تباہ کر دیا تھا۔ ہادی عالم ﷺ کی بعثت اور آپ ﷺ کے حسن تدبر، مساوات، معاشی عدل، انسانی حقوق کے تحفظ، خواتین کے احترام اور قانون کی حکمرانی نے دنیا کو امن کا تحفہ دیا۔ آپ ﷺ کے بعد آج تک کی تاریخ میں ہزاروں جنگیں ہوئیں اور کئی مرتبہ دنیا کا امن غارت ہوا۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ انسانیت بحیثیت مجموعی داعی امن ﷺ کے پیغام کو قبول کرے۔ مسلم معاشروں اور حکومتوں کی ذمہ داری اور زیادہ ہو جاتی ہے کہ وہ اسوہ رسول ﷺ کی روشنی میں امن کے قیام کے لئے اپنی پالیسیاں مرتب کریں۔

2- زمانہ جاہلیت میں امن کی صورت حال

۱) دولت کا ارتکاز

جس معاشرے میں دولت کی گردش رک جائے اور وہ چند ہاتھوں میں جمع ہو جائے تو اس معاشرے میں امیر و غریب کا فرق نمایاں ہو جاتا ہے۔ دولت کے چند ہاتھوں میں ارتکاز کے سبب ایک محدود طبقہ تو عیش و عشرت کی زندگی بسر کرتا ہے لیکن دیگر عوام غربت و افلاس کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک مورخ نے روم و فارس کی اقتصادی حالت کا جو نقشہ کھینچا ہے وہ صحیح اور حقیقت پسندانہ ہے۔ اس کے مطابق:

"جب ایرانیوں اور رومیوں کو مختلف اقوام پر حکومت کرتے صدیاں گزر گئیں
اور انہوں نے دنیوی زندگی ہی کو اپنا مقصد بنا لیا اور آخرت کو فراموش کر بیٹھے اور
شیطانیت ان پر غالب آ گئی تو ان کی زندگی کا حاصل یہ بن گیا کہ عیش کے دن
گزاریں۔ ان کے اس طرزِ زندگی کو دیکھ کر دنیا کے ہر گوشہ سے علما اور سائنس
داں ان کے گرد جمع ہونے لگے جو ان کے لئے سامانِ عیش مہیا کرنے لگے۔

۲) قوم پرستی

تورات کی نرمی، زبور کی شاعری اور انجیل کی نرمی بھی دنیا میں آ چکی تھی۔
وید کی ذات پات کی تقسیم کا تجربہ بھی انسان کر چکا تھا۔ کنفیوشس کی
تعلیم بھی رائج ہو چکی تھی۔ ارسطو کی "پالیٹکس" اور مہابھارت جیسی
کتابیں بھی لکھی جا چکی تھیں لیکن دنیا میں امن قائم نہ ہو سکا تھا۔
ایرانیوں کو اپنے گورے رنگ پر اتنا ناز تھا کہ حبشیوں اور ہندوؤں کو کوے
کہا کرتے تھے۔ عربوں کو اپنی زبان کی ساخت اور مفہوم کی ادائیگی کی
صلاحیت پر اتنا فخر تھا کہ اپنے سوا ساری دنیا کو گونگا سمجھتے تھے اور
اسی بنا پر عربی عجمی کا فرق پیدا ہوا۔

۳) عدم مساوات

معاشرہ میں وہ طبقے ہمیشہ باغیانہ رویہ اختیار کر لیتے ہیں جن کے ساتھ غیر
مساویانہ اور ظلم و ستم کا سلوک روا رکھا جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں بدامنی،
انتشار اور بغاوت جنم لیتی ہے۔ نبوت محمدؐ کے وقت پوری عالم میں
ہی کسی طرح سے ایک ہی آدم و حوا کی اولاد کو مختلف درجات میں تقسیم کرکے
ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے جا رہے تھے۔

۴) مذہبی عدم رواداری اور فرقہ واریت

عہدِ نبویؐ کے آغاز کے وقت مختلف مذاہب کے پیروکاروں میں مذہبی تعصب
اور فرقہ پرستی کے رجحانات غلبہ حاصل کر چکے تھے۔ اس بنا پر وہ اپنے سوا باقی
تمام مذاہب اور فرقوں کو جھوٹے سمجھتے تھے۔ "قسطنطین" پہلا بازنطینی رومی فرماں
روا تھا جس نے عیسائیت کو سرکاری مذہب قرار دیا تھا۔ اس بادشاہ نے
یہودیوں کے متعلق یہ قانون وضع کیا کہ اگر کوئی یہودی کسی ایسے

شخص کو بےخطرے مارے یا اس کی زندگی خطرے میں ڈالے جس نے یہودی مذہب ترک کرکے عیسائیت قبول کی ہو تو ان تمام لوگوں کو زندہ جلایا جا سکتا ہے۔

۵) تصورِ حیات

دنیا میں امن و سلامتی اور مسرت و کامرانی کا دارومدار اس پر ہے کہ انسان اپنی تخلیق اور زندگی کے منشاء و مقصد کو صحیح طور پر جانے۔ کیونکہ حقیقی امن اور خوشی اسی کے مقصد تخلیق کے حاصل ہونے پر ہی ہے جس کے لیے فی الحقیقت قدرت نے اسے پیدا کیا ہے۔

3- امن کے لیے رسالت مآب ﷺ کے اقدامات

حضور ﷺ کے نزدیک سلامتی اور امن کے راستے ہی دراصل روشنی کے راستے اور مراط مستقیم ہیں۔ ان کے سوا تمام وہ راستے جو بدامنی، بے چینی، فتنہ و فساد، ظلم و جور، زبردستی و زیادتی، خونریزی و سفاکی اور استحصال کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں اندھیروں اور ظلمتوں کے راستے ہیں۔ رسول ﷺ نے فرمایا:

"اللہ امن و سلامتی کے قیام میں تم کو اس طرح تمہارا حامی و مددگار ہو گا کہ گھر کی چار دیواری میں زندگی گزارنے والی پردہ نشین خاتون تنہا کسی محافظ و معاون کے بغیر مدینے سے الحیرا کا یا اس سے بھی لمبا سفر بلا تامل کرسکے گی۔ اور کوئی چور اور رہزن اسے خوف زدہ نہ کرسکے گا۔"

۱) عقیدہ توحید کے ذریعے امن

امن و سلامتی کے قیام کی اس منزل تک پہنچنے کے لیے رسول ﷺ نے سب سے پہلے انسانیت کو ایک اللہ کی طاقت کو تسلیم کرنے، اسی کی عبادت کرنے اور اسی کے قوانین و ضوابط پر عمل پیرا ہونے کا نظریہ دیا۔

CamScanner

کیونکہ یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر انسان بے شمار مصنوعی آقاؤں کے ظلم و ستم اور غلامی سے چھٹکارا پا سکتا تھا۔ رسول ﷺ نے ان تمام مشرک طاقتوں کو جو کہ دنیا میں فتنہ و فساد کا باعث بنی ہوئی تھیں اللہ کا یہ پیغام دے کر باطل کر دیا۔ آپ ﷺ نے اعلان کیا:

سورۃ اخلاص میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد کیا

ترجمہ: "(اے نبی مکرم) آپ فرما دیجیے: وہ اللہ ہے جو یکتا ہے۔ اللہ سب سے بے نیاز، سب کی پناہ اور سب پر فائق ہے۔ نہ اس سے کوئی پیدا ہوا ہے اور نہ وہ پیدا کیا گیا ہے۔ اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے"۔

۲) خاندان کی اصلاح کے ذریعے امن

داعی امن ﷺ نے انسانوں کے اندر دائمی امن کے قیام کے لیے یہ طریقہ استعمال فرمایا کہ ابتدائی طور پر ہر فرد کے گھر میں امن و سلامتی برپا کرنے کی کوشش کی۔ پھر میاں بیوی، والدین، اولاد اور رشتہ داروں کے باہمی حقوق و فرائض کا تعین کر کے اس کا دائرہ کار ایک خاندان کے اندر تک پھیلا دیا۔ پھر ایک گروہ کے دوسرے گروہ، افراد کے حکومت اور ایک سلطنت کے دوسری سلطنت سے تعلقات کے ایسے اصول وضع فرمائے کہ امن کا پھیلاؤ پورے عالم تک ہو جائے۔ عورتوں کے ساتھ ہونے والے ظلم و ستم اور جنس کی بنیاد پر عدم مساوات کے خاتمے کے لیے رسول اللہ نے لڑکی کی پیدائش کو رحمت قرار دیا۔ لڑکوں پر ظلم کے حوالے سے قرآن کریم نے کچھ یوں نقشہ کھینچا:

"اور جب ان میں سے کسی کو لڑکی (کی پیدائش) کی خبر سنائی جاتی ہے تو اس کا چہرہ سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ غصے سے بھر جاتا ہے۔ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے (بزعم خویش) اس بری خبر کی وجہ سے جو اسے سنائی گئی ہے۔ (اب یہ سوچنے لگتا ہے کہ) آیا اسے ذلت و رسوائی کے ساتھ (زندہ) رکھے یا اسے مٹی میں دبا دے (یعنی زندہ درگور کر دے) خبردار! کتنا برا فیصلہ ہے جو وہ کرتے ہیں"۔ (سورۃ النحل 59-58)

CamScanner

اس کے مقابلے میں آپؐ نے ارشاد فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی، اُنھیں اچھا ادب سکھایا اور بیٹوں کو ان پر ترجیح نہیں دی تو وہ کل میرے ساتھ یوں ہوگا۔ آپؐ نے اپنی دونوں انگلیوں کو ملا دیا"۔

۳) معاشی عدل کے ذریعے امن

دولت، انسانی معاشرہ کے لیے خون کا درجہ رکھتی ہے۔ خون، جسم کے کسی ایک حصے میں رک جائے، گردش نہ کرے تو ہلاکت کا خطرہ ہے۔ اسی طرح دولت پورے معاشرہ میں گردش نہ کرے اور مخصوص لوگوں کے پاس جمع ہو جائے تو یہ بھی صحت مند زندگی کی علامت نہیں۔ اس سے طرح طرح کے نقصانات پیدا ہوتے ہیں۔ عرب جیسے ہم پیرا دار ملک میں دولت بہت تھوڑے لوگوں کے پاس تھی۔ اس سمٹی ہوئی دولت کی عوامی طبقوں میں پھیلانا ہی سب سے مشکل مسئلہ تھا۔ آپؐ نے اسلام کے معاشی قوانین کے تحت ایسے اقدامات فرمائے جو دولت کو گردش میں رکھنے کے لیے کافی ثابت ہوئے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "ایسا نہ ہو کہ دولت تمہارے صاحب ثروت لوگوں ہی کے درمیان چکر کھاتی رہے۔ (الحشر: 7)

۴) انسانی حقوق کے ذریعے امن

دنیا میں بدامنی اور انتشار کی ایک بڑی وجہ طاقت ور لوگوں کا کمزوروں کے حقوق غصب کرنا ہے۔ کمزور طبقات جب اپنے حقوق کے لیے اٹھتے ہیں تو تصادم اور جنگ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ اگر انسانی حقوق کو یقینی بنا دیا جائے، تو دنیا امن کا گہوارا بن جائے۔ نبیؐ امن کی حیات و تعلیمات سے ہمیں انسانی حقوق کی فراہمی سے متعلق مکمل رہنمائی میسر آتی ہے۔

آپؐ نے سب طبقات پر ظلم کا خاتمہ کیا۔ اور انھیں باعزت مقام دلوایا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "والدین اور قریبی رشتہ جو ترکہ چھوڑ کر جائیں مردوں کے لیئے بھی حصہ اور عورتوں کے لیئے بھی حصہ ہے" (النساء: 7)

۵) وسعت نظر اور برداشت کے ذریعے امن۔

امن عالم کے لیئے ضروری ہے کہ انسان دوسرے مذاہب اور ان کی محترم شخصیات کے حوالے سے برداشت اور عدم تشدد کا رویہ اپنائے۔ آپؐ کی حیات و تعلیمات سے وسعت نظر کا غیر معمولی رویہ سامنے آتا ہے، جو امن عالم کی ضمانت فراہم کرتا ہے۔ اسلام مذہب اور عقیدہ کے معاملے میں کسی جبر کو پسند نہیں کرتا۔ ارشاد خداوندی ہے۔

ترجمہ: "دین میں کوئی جبر نہیں" (البقرہ: 256)

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

ترجمہ: "پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے" (الکہف: 29)

۶) انسانی مساوات کے ذریعے امن

اللہ کے نزدیک سب انسان بحیثیت انسان برابر ہیں۔ جب انسان اپنے مصنوعی معیارات بنا کر انسانیت میں تقسیم اور اونچ نیچ پیدا کرتے ہیں، تو وہ تصادم اور جنگ وجدل پر ختم ہوتی ہے۔ اگر لوگوں کو یقین دلایا جائے کہ ان میں کوئی شخص کسی برادری یا رنگ و نسل وغیرہ کی بنیاد پر بڑا چھوٹا نہیں، اور سب سے برابری کی بنیاد پر معاملہ کیا جائے گا، تو دنیا سے بدامنی کا خاتمہ ہوجائے۔ محض مال و متاع اور حکومت اقتدار کسی فرد کے افضل اور بڑے ہونے کی دلیل نہیں اور محض ان چیزوں سے محرومی کسی کے کم تر اور چھوٹا ہونے کی علامت نہیں۔

ترجمہ: "اے لوگو! بے شک تمھارا پروردگار ایک ہے اور بے شک تمھارا باپ ایک ہے۔ خبردار! کسی عربی کو عجمی پر، کسی عجمی کو عربی پر کسی سرخ کو سیاہ پر کوئی فضیلت و برتری حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کے" (مسند احمد)

۷) نظامِ انصاف کے ذریعے امن

قیامِ امن کے لیے عدل انصاف قائم کرنا ناگزیر ہے۔ آپؐ نے عدل و انصاف کا خصوصی اہتمام فرمایا۔ آپؐ کی عطا کردہ اختلافات میں عدل و انصاف سے مراد یہ ہے کہ ہر شخص کو اس کا حق صحیح صحیح ملے اور کسی پر کسی طرح کا ظلم اور زیادتی نہ ہو۔ قانون کی نظر میں چھوٹے بڑے، غریب امیر اور حاکم و محکوم سب سے برابر ہوں۔ کسی رنگ و نسل، قوم و وطن اور مذہب و ملت کا فرق بھی کسی کے حق کی صحیح صحیح ادائیگی میں رکاوٹ نہ بنے۔

۸) عفو و درگزر کے ذریعے امن

اگر لوگ باہم دشمنی اور انتقام کے جذبات سے لبریز رہیں تو امن و امان کبھی قائم نہیں ہو سکتا۔ اس کے برعکس عفو و درگزر اور معاف کر دینے کا رویہ امن و آشتی کی ضمانت ہے۔ اسلام اور پیغمبر اسلامؐ نے دشمنی و انتقام کے بجائے عفو و درگزر پر زور دیا اور امنِ عالم کے لیے ایک بہترین لائحہ عمل اور نمونہ فراہم کیا۔

قرآن مجید میں اللہ فرماتے ہیں:

ترجمہ:

"(اے نبیؐ) عفو و درگزر سے کام لیجیے، نیکی کا حکم دیجیے اور جاہلوں سے کنارہ کش رہیے۔"

۹) خدمتِ خلق کے ذریعے امن

ایثار و تعاون اور خدمتِ خلق بھی بدامنی کے خاتمے اور امن و آشتی کو یقینی بنانے کے ضامن ہیں۔ رسالت مآبؐ کی حیات و تعلیمات میں اس حوالے سے بھی بہترین رہنمائی ملتی ہے۔ قرآن حکیم میں ہے:

"اور نیکی و تقویٰ میں ایک دوسرے سے تعاون کرو"

(المائدہ: 2)

مولانا حالی نے اپنے انداز میں اس حدیث کے پیغام کو یوں منظوم کیا ہے

سے یہ پہلا سبق ہے کتاب ہدیٰ کا
کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا ۔

۱۵) انسانی اخوت کے ذریعے امن

اسلامی انسانی اخوت و بھلائی پیار کے حوالے سے رحمت عالم ﷺ کی تعلیمات اور اسوہ بھی امنِ عالم کا بہترین ذریعہ ہے ۔

قرآن و حدیث میں تمام مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی قرار دیا گیا ہے ، اور تعلیم دی گئی ہے کہ ہر مسلمان اپنے مسلمان بھائی کو ہر لحاظ سے اپنے مساوی سمجھے اور اس کے لئے ویسے ہی حقوق تسلیم کرے ، جیسے اپنے لئے چاہتا ہے ۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے ۔

ترجمہ : "بے شک مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں"

(الحجرات : ۱۰)

۱۱) مذہبی رواداری کے ذریعے امن

آپ ﷺ کی بعثت کے وقت عالمی امن کو تباہ و برباد کرنے والے اسباب میں سے ایک سبب یہ بھی تھا کہ مختلف قوموں کے افراد کے اندر مذہبی رواداری نہیں تھی ۔ ایک مذہب اپنے اندر دوسرے مذاہب کے افراد کا داخلہ روکتا ہے تو دوسرے مذہب کے پیروکار دیگر مذاہب کو برداشت نہ کرتے ہوئے قتل و غارت تک اتر آتے ہیں ۔

سرورِ دوعالم ﷺ نے جس دین کی تبلیغ فرمائی وہ پرامن بقائے باہمی اور مذہبی رواداری کے اصول کا قائل تھا ۔

قرآن مجید میں ہے ۔

"اللہ ہمارا بھی مالک ہے اور تمہارا بھی ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں اور تمہارے تمہارے لئے ، ہماری کچھ بحث نہیں ، اللہ ہم سب کو جمع کرے گا اور اس کے پاس جانا ہے" (الشوریٰ)

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور اہلِ کتاب کے ساتھ صرف احسن طریقے سے بحث کرو، سوائے ان لوگوں کے جو ان میں سے ظالم ہوں۔ اور کہو کہ ہم ایمان لائے اس پر جو ہم پر اتارا گیا اور تم پر اتارا گیا اور ہمارا اور تمہارا معبود ایک ہے اور ہم اسی کے فرمانبردار ہیں"

۱۲) غزوات کے ذریعے امن

امن کے لیے جنگ ناگزیر ہے۔ رسول ﷺ کی جنگیں اکثر دفاعی تھیں۔ ان کا مقصد دائمی طور پر امن و مفاہمت کو قائم رکھنا تھا۔ ان کا مقصد انسانیت کا احترام تھا، نہ کہ بے گناہوں کی جان کو نقصان پہنچانا۔ جنگوں میں اسیرانِ جنگ کے ساتھ عمدہ سلوک روا رکھا جاتا گیا۔ جنگ ایک استثنائی حالت ہے۔ اسلام صلح و سلامتی کا علمبردار ہے۔ رسول ﷺ نے ہر اس قبیلہ سے صلح کی جس نے بھی صلح کے لیے رغبت کا اظہار کیا۔

۴- خلاصہ بحث

نبی کریم ﷺ نے مختصر اور مشکل حالات میں جس طرح ریاست مدینہ میں امن قائم کیا اور پھر خلفائے راشدین نے اس طریقے کو جاری رکھا، یہ اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن افسوس! کہ خلفائے راشدین کے بعد عرب ملوکیت نے اسلام کے سیاسی نظام کو تباہ کر دیا، شورائیت کی جگہ ملوکیت نے لے لی۔ بدامنی کی زیادہ تر وجوہات کا تعلق اسلام کے سیاسی، معاشی، معاشرتی اور اخلاقی نظام کی شکست کی وجہ سے ہے۔ اسلام کے جملہ نظاموں کو شکست یورپ میں نہیں بلکہ خود مسلم ممالک میں ہوئی ہے۔ مسلم حکمرانوں اور عوام کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسلام کے جملہ نظاموں کو زمان و مکان کی تبدیلی کے ساتھ اپنے اپنے ممالک میں نافذ کریں۔ اس سے دنیا کے سامنے عہدِ رسالت اور خلفائے راشدین کے عہد کی یاد تازہ ہو جائے گی۔